غنیۃ الطالبین

اردو ترجمہ معہ عربی متن

مجبوبِ سبحانی قطبِ ربانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

غنیۃ الطالبین

اردو ترجمہ معہ عربی متن

(اوّل۔ دوم)

تصنیف:
محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

اردو ترجمہ:
مولانا راغب رحمانی دھلوی

حصہ اوّل

یہ کتاب سرخیل علماء عارفین اور سرتاج اولیاء و مسلمین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینیؒ کی وہ شہرۂ آفاق تصنیف ہے جو صدیوں سے دینی، روحانی اور اخلاقی تعلیم کا سرچشمہ ہے۔ حضرتِ والا نے ایمان اور اسلامی اخلاق و شریعت و طریقت کے مسائل کو بہت سہل انداز میں پیش کیا ہے۔ عبرت ناک کرامات و تصرفات کا گنجینہ ہے آداب شریعت اور خزانۂ علم و عرفان پر مشتمل وہ عظیم الشان کتاب ہے جس نے لاکھوں طالبان حق کی رہنمائی کی اور سلوک و عرفان کی منزلیں کامیابی کے ساتھ طے کرنے میں گرانقدر امداد بہم پہنچائیں۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

غنیۃ الطالبین

نام کتاب :	غنیۃ الطالبین (اوّل دوم)
مصنفہ :	محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
ترجمہ :	مولانا راغب رحمانی دھلوی
ناشر :	نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع :	مئی ۱۹۸۹ء
ایڈیشن :	آفسٹ
ضخامت :	۱۰۰۰ صفحات
ٹیلیفون :	۲۱۳۳۰۳

مطبوعہ : احمد برادرز پرنٹرز - کراچی

وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی یری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی تمسکوا بھا وعضوا علیھا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما داع دعی الی الھدی فاتبع فلہ مثل اجر من اتبعہ لا ینقص من اجورھم شیئ وایما داع دعی الی الضلالۃ فاتبع فعلیہ مثل اوزار من اتبعہ لا ینقص من اوزارھم شیئ۔

فصل فاصل ثلث وسبعین فرقۃ عشرۃ اھل السنۃ والخوارج والشیعۃ والمعتزلۃ والمرجیۃ والمشبھۃ والجھمیۃ والضراریۃ والنجاریۃ والکلابیۃ فاھل السنۃ طائفۃ واحدۃ والخوارج خمس عشر فرقۃ والمعتزلۃ ست فرقۃ والمرجیۃ اثنی عشر فرقۃ والشیعۃ اثنتا وثلثون فرقۃ والجھمیۃ والنجاریۃ والضراریۃ والکلابیۃ کل واحدۃ فرقۃ واحدۃ والمشبھۃ ثلث فرق فجمیع ذلک ثلث وسبعون فرقۃ علی ما اخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما الفرقۃ الناجیۃ فھی اھل السنۃ والجماعۃ وقد بینا مذھبھم واعتقادھم علی ما قدمنا ذکرہ وتسمی ھذہ الفرقۃ الناجیۃ القدریۃ والمعتزلۃ مجبرۃ لقولھا ان جمیع المخلوقات بمشیۃ اللہ تعالی وقدرتہ وارادتہ وخلقہ وتسمیھا المرجیۃ

رہے گا وہ بہت کچھ اختلافات دیکھے گا لہٰذا تم میرے بعد میری سنت کو اور خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لینا اسے مضبوط تھام لینا اور کچلیوں سے پکڑے رہنا اور نئے کاموں سے اپنے کو بچائے رکھنا کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا: جس بلانے والے نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا اور اس کی بات مان لی گئی تو اس کے لئے اتنا ہی ثواب ہے جتنا ثواب اس پر عمل کرنیوالوں کے لئے ہے عمل کرنے والوں کے اجر نہیں گھٹائے جائیں گے اور جس نے لوگوں کو گمراہی کی طرف بلایا اور اس کی پیروی کی گئی تو اس پر پیروی کرنے والوں کے وبال کی برابر وبال ہے پیروی کرنیوالوں کے عذاب میں کمی نہیں کی جائے گی۔

تہتّر فرقوں کی تفصیل تہتر فرقوں میں بنیادی فرقے دس ہیں، اہل سنت[1]، خارجی[2]، شیعہ[3]، معتزلہ[4]، مرجیہ[5]، مشبہہ[6]، جہمیہ[7]، ضراریہ[8]، نجاریہ[9] اور کلابیہ[10]۔ اہلسنت کا ایک ہی فرقہ ہے، خارجیوں کے پندرہ فرقے ہیں معتزلہ کے ۶ فرقے ہیں، مرجیہ کے ۱۲ فرقے ہیں، شیعہ کے ۳۲ فرقے ہیں جہمیہ کا ایک فرقہ ہے، نجاریہ کا ایک فرقہ ہے، ضراریہ کا ایک فرقہ ہے، کلابیہ کا ایک فرقہ ہے اور مشبّہ کے تین فرقے ہیں اسی طرح نبی صلعم کی حدیث کے مطابق کل فرقے ۷۳ ہیں اور نجات پانے والا فرقہ اہلسنت والجماعت کا ہے۔ ہم ان کا مذہب اور ان کے عقائد اوپر بیان کر آئے ہیں قدریہ اور معتزلہ فرقہ، ناجیہ کو مجبرۃ کہتے ہیں کیونکہ اس فرقہ کا یہ عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اللہ کی مشیت و قدرت اور ارادہ خلق کے ساتھ ہے اور مرجیہ اسے شکاکیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ ایمان میں استثناء کرتے ہیں اور کہتے ہیں انشاء اللہ ہم مومن ہیں جیسا کہ ہم اوپر روشنی ڈال آئے ہیں اور رافضی اسے ناصبیہ کہتے ہیں کیونکہ یہ فرقہ امام و خلیفہ کو جمہور کی رائے سے قائم و مقرر کرتا ہے اور جہمیہ اور نجاریہ اسے مشبہ کہتے ہیں کیونکہ یہ باری تعالےٰ کی صفات (علم، قدرت اور حیوٰۃ وغیرہ)

لقوله تعالیٰ لا تذر علی الارض من الکفرین دیارا. واتفقت جمیع الخوارج علی کفر علی رضی الله عنه لاجل التحکیم وعلی کفر مرتکب الکبیرة الا النجدات فانها لم یوا فقهم علی ذٰلک۔

فصل واما الشیعة فلهم اسامی منها الشیعة والرافضة ومنهم الغالیة ومنهم الطیارة وانما قیل لها الشیعة لانها شیعت علیا رضی الله عنه وفضلوه علی سائر الصحابة وقیل لها الرافضة لرفضهم اکثر الصحابة وامامة ابی بکر وعمر رضی الله عنهما وقیل سموا الروافض لرفضهم زید بن علی لما تولی ابابکر وعمر رضی الله عنهما وقال بامامتهما وقال زید رفضونی فسموا رافضة وقیل ان الشیعی من لا یفضل عثمانؓ علی علی رضی الله عنهما والرافضی من فضل علیا علی عثمان رضؓ ومنهم القطعیة لقطعهم علی موت موسیٰ بن جعفر ومنهم الغالیة لغلوهم فی علی رضی الله عنه وقولهم فیه بما لا یلیق من صفات الربوبیة والنبوة والذین صنفوا کتبهم هشام بن الحکم وعلی بن المنصور وابو الاحوص والحسین ابن سعید والفضل ابن شاذانؒ وابو عیسیٰ الوراق وابن الراوندی واکثر ما یکونون فیه ومن بلاد قم وقاشان وبلاد ادریس والکوفة۔

فصل واما الرافضة فهم ثلث اصناف الغالیة والزیدیة والرافضة اما الغالیة

نے فرمایا (حضرت نوحؑ بد دعا کرتے ہیں کہ) اے اللہ روئے زمین پر بسنے والا کوئی کافر نہ چھوڑ۔ تمام خارجیوں کا حضرت علی رضؓ کے کفر پر اتفاق ہے کیونکہ آپ نے اللہ کو پنچ بنانے کے بجائے ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کو پنچ مقرر فرمایا تھا (معاذ اللہ، معاذ اللہ) اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ صاحب کبیرہ کافر ہے لیکن اس مسئلہ میں نجدات ان کے ہم خیال نہیں۔

شیعوں کے نام | شیعہ کو رافضی، غالیہ اور طیارہ بھی کہتے ہیں شیعہ کو شیعہ اسلئے کہا جاتا ہے کہ یہ حضرت علی رضؓ پر جانیں چھڑکتے ہیں اور انہیں تمام صحابہ سے افضل سمجھتے ہیں۔ اور انہیں رافضی اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اکثر صحابہ کرام کو چھوڑے ہوئے ہیں اور حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی امامت کو نہیں مانتے یا اس لئے کہ انہوں نے زید بن علی کو چھوڑ دیا تھا جب انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر کو خلیفہ مانا اور ان کی امامت کے قائل ہوئے اور انہوں نے کہا خارجیوں نے مجھے چھوڑ دیا اس کے بعد ان کا لقب رافضی ہی پڑ گیا۔

کہا جاتا ہے کہ شیعہ وہ ہے جو حضرت عثمانؓ کو حضرت علی رضؓ پر فضیلت نہ دے اور رافضی وہ ہے جو علی رضؓ کو عثمان رضؓ پر فضیلت دیتے ہیں چودہواں فرقہ قطعیہ ہے کیونکہ یہ لوگ موسیٰ بن جعفر کی موت کے بعد شیعوں سے جُدا ہو گئے تھے اور پندرھواں فرقہ غالیہ ہے یہ فرقہ حضرت علیؓ کی صفات میں غلو کرتا ہے اور صفات ربوبیت و نبوت سے انہیں متصف قرار دیتا ہے جو حضرت علی رضؓ کی شان کے لائق نہیں اس فرقہ کی کتابیں لکھنے والے ہشام بن حکم، علی بن منصور، ابو الاحوص، حسین بن سعید، فضل بن شاذان ابو العیسیٰ وراق، اور ابن راوندی ہیں۔ یہ فرقہ کثرت سے قم، قاشان، کوفہ اور بلاد ادریس میں رہائش پذیر ہیں۔

رافضی | رافضی تین فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں غالیہ، زیدیہ اور رافضہ، پھر غالیہ کے بارہ فرقے ہیں بیانیہ، طیاریہ، منصوریہ

والزيدية والرافضة اما الغالية فيتفرق منها
اثنى عشرة فرقة منها البيانية والطيادية والمنصورية
والغيرية والخطابية والمعمرية والبزيعية والمفضلية
والمتناسخة والشرلعية والسباءية والمفوضة و
واما الزيدية تشعبت ست شعب منها الجارودية
والسليمانية والتبرية والنعمية واليعقوبية و
السادسة لاتنكر الرجعة ويتبرؤن من ابي بكر
وعمر رض واما الرافضة فتفرقت اربع عشر فرقة
القطعية والكيسانية والكربية والمغيرية
والمحمدية والحسينية والنادسية والاسماعيلية
والقرامضية والباركية والشميطية والعمارية
والمحطورية والموسوية والامامية والذى
اتفقت عليه طوائف الرافضة وفرقها اثبات
الامامة عقلا وان الامامة نص وان الائمة
معصومون من الآفات من الغلط والسهو و
الخطاء ومن ذالك انكارهم امامة المفضول
والاختيار الذى قدمناه فى ذكر الائمة و
من ذالكَ تَفْضِيلهُمْ عليًّا عَلٰى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ
وتنصيصهم على امامته لبعد النبى صلى الله
عليه وسلم وتبريهم من ابى بكر وعمر وغير
هما من الصحابة الانفرامنهم سوى ما حكى
عن الزيدية فانهم خالفوهم فى ذالك ومن
ذالك ايضا ادعاءهم ان الامة ارتدت
بتركهم امامة على رض الاستة لفروهم على
وعمار والمقداد بن الاسود وسلمان الفارسى

غیریہ، خطابیہ، معمریہ، بزلعیہ، مفضلیہ، متناسخہ، شرلعیہ، سباءیہ اور مفوضہ اور زیدیہ کے چھ فرقے ہیں جارودیہ، سلیمانیہ، تبریہ، نعیمیہ، یعقوبیہ، اور چھٹا فرقہ دنیا میں لوٹنے کا منکر نہیں اور حضرت ابوبکر رض وعمر رض سے بیزار ہیں اور رافضہ کے چودہ فرقے ہیں قطعیہ، کیسانیہ، کربیہ، مغیریہ، محمدیہ، حسینیہ، نادسیہ، اسماعیلیہ، قرامضیہ، مبارکیہ، شمیطیہ، عماریہ، محطوریہ، موسویہ، امامیہ۔ رافضیوں کی تمام جماعتیں اور تمام فرقے اس پر متفق ہیں کہ امامت عقل ونص دونوں سے ثابت ہے اور امام تمام آفتوں (غلطی، سہو اور بھول چوک) سے محفوظ ومعصوم ہیں اور اس پر بھی کہ اعلیٰ کی موجودگی میں ادنیٰ کی امامت نہیں مانی جائے گی جیسا کہ ہم اوپر ائمہ کے ذکر میں روشنی ڈال آئے ہیں اور اس پر بھی کہ حضرت علی رض تمام صحابہ سے افضل ہیں اور نبی صلعم کے بعد آپ کی امامت پر نبی صلعم سے نص لاتے ہیں اور زیدیہ فرقہ کے علاوہ تمام رافضی ابوبکر رض وعمر رض اور تمام صحابہ سے بیزار ہیں ہاں بعض صحابہ کو مانتے ہیں اور ان کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ حضرت علی رض کی امامت کو ترک کر کے چھ اشخاص (علیؓ، عمارؓ، مقداد بن اسود، سلمان فارسی اور دو دوسرے اشخاص) کے علاوہ ساری امت مرتد ہو گئی، اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ خوف کے زمانہ میں تقیہ کے طور پر امام کہہ دے کہ میں امام نہیں اور وجود میں آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ وجود میں آنے والی چیزوں کو نہیں جانتا اور قبل از حساب مردے دنیا میں لوٹ کر آئیں گے مگر فرقہ غالیہ حساب کتاب اور حشر ونشر کا منکر ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ امام دین ودنیا کے ماضی اور مستقبل کے تمام امور جانتا ہے حتیٰ کہ سنگریزوں کی بارش کے قطرات کی اور درختوں کے پتوں کی تعداد بھی اسے معلوم ہے اور انبیائے کرام کی طرح ائمہ سے بھی معجزے سرزد ہوتے ہیں

ورجلان آخران ومن ذلك قولهم ان الامام
ان يقول لست بامام في حال التقية وان الله لا
يعلم ما يكون قبل ان يكون وان الاموات يرجعون
الى الدنيا قبل يوم الحساب الا الغالية منهم فانها
زعمت بان لاحساب ولاحشر ومن ذلك ان الامام
يعلم كل شئ ماكان وما يكون من امر الدنيا و
الدين حتى عدد الحصى وقطر الامطار وورق الشجر
وان الائمة تظهر على ايديهم المعجزات كالانبياء
عليهم السلام وقال الاكثرون منهم ان من
حارب عليا رض فهو كافر بالله عزوجل واشياء
ذكروها غير ذلك واما الذي انفردت فيه عن
كل فرقة فمنهم الغالية وقد ادعت ان عليا
افضل من الانبياء وصلوات الله عليهم اجمعين
وادعت انه ليس بمدفون في التراب كبقية الصحابة
رضى الله تعالى عنهم بل هو في السحاب يقاتل
اعدائه تعالى من فوق السحاب وانه كرم الله
وجهه يرجع في آخر الزمان ليقتل مبغضه واعدائه
وان عليا وسائر الائمة لم يموتوا بل هم باقون الى
ان تقوم الساعة ولا يتطرق عليهم الموت وادعت
ايضا ان عليا رض نبي وان جبرئيل عليه السلام
غلط في نزول الوحي عليه وادعت ايضا ان عليا
كان الٰها عليهم لعنهم الله وملٰئكته وسائر
خلقه الى يوم الدين وقلع آثارهم واباد خضراء
هم ولا جعل منهم في الارض ديارا لانهم بالغوا
في غلوهم ومردوا على الكفر وتركوا الاسلام

ان میں سے اکثر کا قول ہے کہ جس نے حضرت علی رضہ سے جنگ کی وہ حق تعالیٰ جل مجدہ کا منکر ہوا اور کافر ہو گیا۔ علاوہ ازیں اور بھی ان کے مخصوص مسائل ہیں۔

ان میں فرقہ غالیہ تمام فرقوں سے علیحدہ ہے اس کا دعویٰ ہے کہ حضرت علی رضہ انبیائے کرام سے بھی (معاذ اللہ، معاذ اللہ) افضل ہیں اور یہ بھی دعویٰ ہے کہ دیگر صحابہ کی طرح حضرت علی رضہ مٹی میں مدفون نہیں بلکہ بادل میں تشریف فرما ہیں اور بادل کے اوپر سے اپنے دشمنوں سے لڑتے رہتے ہیں اور آخری زمانہ میں دنیا میں لوٹ کر آئیں گے اور اپنے مخالفین و اعداء کو تہ تیغ فرمائیں گے۔

نہ صرف حضرت علی رضہ بلکہ دیگر تمام ائمہ فوت نہیں ہوئے بلکہ سب قیامت تک زندہ رہیں گے ان پر موت کے لئے کوئی راہ نہیں ان کا دعویٰ ہے کہ حضرت علی رضہ نبی ہیں اور جبرئیل ان پر وحی لانے میں ان سے چوک گئے اور یہ بھی دعوےٰ ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت علی رضہ معبود ہیں۔ اللہ کرے ان پر اللہ کی اس کے تمام فرشتوں کی اور اور اللہ کی تمام مخلوق کی قیامت تک لعنت برستی رہے حق تعالیٰ ان کے آثار کا استیصال کر دے اور ان کی بہار سلب فرما دے اور ان میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑے کیونکہ یہ غلو میں حد سے آگے بڑھ گئے، کفر پر اڑ گئے، اسلام چھوڑ بیٹھے، ایمان کو خیر باد کہہ دیا اور اللہ کا، اس کے رسولوں کا اور آسمانی کتابوں کا انکار کر بیٹھے ان میں سے اللہ کی پناہ جو اس خرافات کے قائل ہیں۔

غالیہ فرقہ سے بنانیہ فرقہ نکلا ہے جو بنان بن سمعان کی طرف منسوب ہے ان کی بکواس و زٹلیات میں سے ایک یہ مسئلہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ شانہ (معاذ اللہ) انسانی شکل و صورت پر ہے بے شرم اللہ پر